الحقوق

والدین اور اولاد کے باہمی حقوق پر

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کے چند فتوی کا مجموعہ

منجانب:

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار

کراچی

ابسم اللہ الرحمن الرحیم
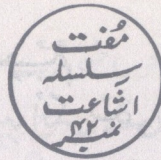
حرف آغاز

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

قارئین کرام! جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) کے سلسلہ مفت اشاعت کی ۴۲ ویں اشاعت "الحقوق" آپ کے ہاتھوں میں ہے جو اعلحضرت امام اہلسنّت الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ان چند فتووں پر مشتمل ہے جو کہ والدین اور اولاد کے باہمی حقوق سے متعلق ہیں اس مختصر مگر جامع رسالے کو پڑھ کر ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کو اس بات کا بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ آج کل ہمارے معاشرے میں اولاد اور والدین کے مابین جو جھگڑے اور تنازعے ہو رہے ہیں ان کی اصل وجہ دونوں فریقین کا اسلامی تعلیمات سے لاعلمی ہے۔

اس رسالے مبارکہ کے مطالعے سے قارئین کرام جہاں نہایت مختصر وقت میں علم و حکمت کا بیش بہا خزانہ حاصل کریں گے وہیں اس کی نورانیت اور روحانیت سے ان کے قلوب بھی منور ہونگے اور ساتھ ہی ساتھ والدین اور اولاد باہم ایک دوسرے کے لئے گہری محبت اپنے دل میں محسوس کریں گے۔

ساتھ ہی ساتھ یہ کتاب آپ کو ایک اور دعوت بھی دے گی کہ آپ زیادہ سے زیادہ کوشش کر کے اعلحضرت امام احمد رضا خان قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ تقریباً ایک ہزار کتابوں کے مصنف ہیں اور پچھتر (۷۵) سے زائد علوم و فنون کے ماہر ہیں کی دیگر تصانیف کا مطالعہ فرمائیں۔ کیونکہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصانیف کا مطالعہ دینی اور دنیاوی معاملات میں رہنمائی حاصل کرنے کا انتہائی بہترین ذریعہ ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے اس کتاب کو نافع ہر خاص و عام بنائے اور اس کی برکتوں سے ہمیں مالا مال فرمائے۔

عبدالقادر قادری

(شعبہ نشرواشاعت)

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حقوقِ والدین

مسئلہ: ۱۲ شعبان ۱۳۱۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان مسائل پر

مسئلہ اولیٰ

پسر نے اپنے باپ کی نافرمانی اختیار کرکے کُل جائیداد پر قبضہ کرلیا اور باپ کے پاس واسطے اوقات بسری کے کچھ نہ چھوڑا بلکہ درپئے تذلیل و توہین پدر کے ہے اور اللہ جلّ شانہ نے واسطے اطاعتِ پدر کے اپنے کلام میں فرمایا ہے صورتِ ہذا میں اُس نے خلاف فرمودۂ خدا کیا وہ منکر حکمِ خدا ہوا یا نہیں۔ اور منکر کلام ربّانی کے واسطے کیا حکم شرع شریف ہے اور وہ کہاں تک گناہ گار ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب

پسر مذکور فاسق، فاجر، مرتکب کبائر، عاق ہے اور اُسے سخت عذاب و غضبِ الٰہی کا استحقاق۔ باپ کی نافرمانی اللہ جبّار و قہّار کی نافرمانی ہے اور باپ کی ناراضی اللہ جبّار و قہّار کی ناراضگی ہے۔ آدمی

ماں باپ کو راضی کرے تو وہ اس کے جنّت ہیں اور ناراض کرے تو وہی اُس کے دوزخ ہیں ۔ جب تک باپ کو راضی نہ کرے گا اس کا کوئی فرض، کوئی نفل کوئی عمل نیک اصلاً قبول نہ ہوگا۔ عذابِ آخرت کے علاوہ دنیا میں ہی جیتے جی سخت بلا نازل ہوگی۔ مرتے وقت معاذ اللہ کلمہ نصیب نہ ہونے کا خوف ہے۔ حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں۔

طاعۃ اللہ طاعۃ الوالد	اللہ کی اطاعت ہے والد کی اطاعت
ومعصیۃ اللہ معصیۃ الوالد	اور اللہ کی معصیت ہے والد کی معصیت

" رواہ الطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ "

دوسری حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں

رضا اللہ فی رضا الوالد و	اللہ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ
سخط اللہ فی سخط الوالد	کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔

رواہ الترمذی وابن حبان فی صحیحہ والحاکم عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

تیسری حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں۔

ھُما جنتك و نارك	ماں باپ تیری جنّت اور دوزخ ہیں

رواہ ابن ماجہ عن ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

چوتھی حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

الوالد اوسط ابواب الجنۃ	والد جنّت کے سب دروازوں میں
فان شئت فاضع ذلك	بیچ کا دروازہ ہے اب تو چاہے

نباب اواحفظ
تو اس دروازے کو اپنے ہاتھ سے کھو دے خواہ نگاہ رکھ

رواہ الترمذی فی صحیحہ وابن ماجہ وابن حبان عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

پانچویں حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ثلثۃ لایدخلون الجنۃ العاق لوالدیہ والدیوث والرجلۃ من النساء
تین اشخاص جنت میں نہ جائیں گے۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا اور دیوث اور وہ عورت کہ مردانی وضع بنائے۔

رواہ نسائی والبزار باسناد جید والحاکم عن ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

چھٹی حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ثلثۃ لایقبل اللہ عزوجل منھم صدقا ولا عدلا عاق ومنان ومکذب بقدر
تین شخصوں کا کوئی فرض و نفل اللہ قبول نہیں فرماتا۔ عاق اور صدقہ دے کر احسان جتانے والا اور ہر نیکی و بدی کو تقدیر الٰہی سے نہ ماننے والا۔

رواہ ابن ابی عاصم فی السنۃ بسند حسن عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ۔

ساتویں حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

کل الذنوب یؤخر اللہ منھا ماشاء الی یوم القیٰمۃ الا عقوق الوالدین فان اللہ یعجلہ لصاحبہ فی
سب گناہوں کی سزا اللہ تعالیٰ چاہے تو قیامت کے لیے اٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی کی سزا جیتے جی پہنچاتا ہے۔

الحیاۃ قبل الممات۔

(رواہ الحاکم والاصبہانی والطبرانی عن ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ)

آٹھویں حدیث میں ہے۔ ایک جوان نزع میں تھا، اُسے کلمہ تلقین کرتے تھے نہ کہا جاتا تھا، یہاں تک کہ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور فرمایا کہہ لا الٰہ الا اللہ۔ عرض کی نہیں کہا جاتا۔ معلوم ہوا کہ ماں ناراض ہے اُسے راضی کیا تو کلمہ زبان سے نکلا۔

(رواہ الامام احمد والطبرانی عن عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالٰی عنہ)

مگر ان اُمور سے وہ عاصی اور اس کا فعل مخالف حکم خدا ہوا، اُس کا منکرِ حکم خدا ہونا لازم نہیں آتا جب تک یہ نہ کہنے کہ باپ کی اطاعت شرعاً ضروری نہیں یا معاذ اللہ باپ کی توہین وتذلیل جائز ہے جو مطلقاً بلا تاویل ایسا اعتقاد رکھے وہ بیشک منکرِ حکم الٰہی ہوگا اور اُس پر صریح الزام کفر والعیاذ باللہ تعالٰے واللہ تعالٰے اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

مسئلہ ثانیہ

اولاد پر حق پدر زیادہ ہے یا حقِ مادر۔ بینوا توجروا!

الجواب

اولاد پر باپ کا حق نہایت عظیم ہے اور ماں کا حق اس سے اعظم۔ قال اللہ تعالٰی

ووصینا الانسان — اور ہم نے تاکید کی آدمی کو اپنے

بوالدیہ احسانا حملتہ امہ کرھا ووضعتہ کرھا وحملہٗ ثلثون شھرا۔

ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کی اسے پیٹ میں رکھے رہی اس کی ماں تکلیف سے اور اسے جنا تکلیف سے اور اس کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھٹنا تیس مہینے میں ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے ماں باپ دونوں کے حق میں تاکید فرما کر ماں کو پھر خاص الگ کر کے گنا اور اس کی ان سختیوں اور تکلیفوں کو جو اسے حمل وولادت اور دو برس تک اپنے خون کا عطر پلانے میں پیش آئیں جن کے باعث اس کا حق بہت اشد واعظم ہو گیا۔ شمار فرمایا۔ اسی طرح دوسری آیت میں ارشاد فرمایا۔

ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ وھنا وفصالہ فی عامین ان اشکر لی ولوالدیك

تاکید کی ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے حق میں۔ تاکید کی پیٹ میں رکھا اسے اس کی ماں نے سختی پر سختی اٹھا کر اور اس کا دودھ چھٹنا دو برس میں ہے یہ کہ حق مان میرا اور اپنے باپ کا۔

یہاں ماں باپ کے حق کی کوئی نہایت نہیں رکھی کہ انہیں اپنے حق جلیل کے ساتھ شمار کیا۔ فرماتا ہے۔ شکر بجا لا سدا میرا اور اپنے ماں باپ کا۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول

ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم - یہ دونوں آیتیں اور ایسی طرح بہت حدیثیں دلیل ہیں کہ ماں کا حق باپ کے حق سے زائد ہے - ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں -

سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس اعظم حقا علی المرأۃ قال زوجہا قلت فای الناس اعظم حقا علی الرجل قال امہ

یعنی میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی، عورت پر سب سے بڑا حق کس کا ہے فرمایا شوہر کا - میں نے عرض کیا مرد پر سب سے بڑا حق کس کا ہے فرمایا اس کی ماں کا -

(رواہ البزار بسند حسن والحاکم)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں -

جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احق الناس بحسن صحابتی قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال ابوک

ایک شخص نے خدمتِ اقدس حضور پُر نور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ میں حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ سب سے زیادہ کون اس کا مستحق ہے کہ میں اس کے ساتھ نیک رفاقت کروں فرمایا تیری ماں - عرض کی پھر فرمایا تیری ماں - عرض کی پھر فرمایا تیرا باپ -

تیسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اوصی الرجل بامہ اوصی الرجل بامہ اوصی الرجل بامہ اوصی الرجل بابیہ۔	میں آدمی کو وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں میں وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں وصیت کرتا ہوں اس کے باپ کے حق میں۔

رواہ الامام احمد وابن ماجۃ والحاکم والبیھقی فی السنن عن ابی سلامۃ۔ مگر اس زیادت کے یہ معنی ہیں کہ خدمت میں، دینے میں باپ پر ماں کو ترجیح دے مثلاً سو روپے ہیں اور کوئی خاص وجہ تفصیل مادر نہیں تو باپ کو پچیس روپے دے ماں کو پچھتر یا ماں باپ دونوں نے ایک ساتھ پانی مانگا تو پہلے ماں کو پلائے پھر باپ کو یا دونوں سفر سے آئے ہیں پہلے ماں کے پاؤں دبائے پھر باپ کے وعلی ہذا القیاس۔ نہ یہ کہ اگر والدین میں باہم تنازع ہو تو ماں کا ساتھ دے کر معاذ اللہ باپ کے درپے ایذا ہو یا اس پر کسی طرح درشتی کرے یا اسے جواب دے یا بے ادبانہ آنکھ ملا کر بات کرے۔ یہ سب باتیں حرام اور اللہ عزوجل کی معصیت ہیں نہ ماں کی اطاعت ہے نہ باپ کی تو اسے ماں باپ میں سے کسی کا ایسا ساتھ دینا ہرگز جائز نہیں وہ دونوں اس کی جنت ونار ہیں جسے ایذا دے گا دوزخ کا مستحق ہوگا والعیاذ باللہ تعالےٰ، معصیت خالق میں کسی کی اطاعت نہیں اگر مثلاً ماں چاہتی ہے کہ یہ باپ کو کسی طرح کا آزار پہونچائے اور یہ نہیں مانتا تو وہ ناراض ہوتی ہے ہونے دے اور ہرگز نہ مانے ایسی ہی باپ کی طرف سے ماں کے معاملے میں ان کی ایسی ناراضیاں کچھ قابلِ لحاظ نہ ہوں گی کہ یہ ان کی نری زیادتی ہے کہ اس سے اللہ تعالےٰ کی نافرمانی چاہتے ہیں۔ بلکہ ہمارے علمائے کرام نے یوں تقسیم فرمائی ہے کہ خدمت میں ماں کو ترجیح ہے جس کی

ثنالیس ہم لکھ آئے ہیں اور تعظیم باپ کی زائد ہے کہ وہ اس کی ماں کا بھی حاکم و آقا ہے۔ عالمگیری میں ہے۔ اذا تعذر علیہ جمع مراعاۃ حق الوالدین بان یتاذی احدھما بمراعاۃ الاخر یرجع حق الاب فیما یرجع الی التعظیم والاحترام وحق الام فیما یرجع الی الخدمۃ والانعام وعن علاء الائمۃ الحیاطی قال مشایخنا رحمھم اللہ تعالیٰ الاب یقدم علی الام فی الاحترام والام فی الخدمۃ حتی لو دخلا علیہ فی البیت یقوم للاب ولو سألا منہ ماء ولم یاخذ من یدہ احدھما فیبدء بالام کذا فی القنیۃ واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ احکم۔

ع جب آدمی کے لئے والدین سے ہر ایک کے حق کی رعایت مشکل ہو جائے مثلاً ایک کی رعایت سے دوسرے کو تکلیف پہونچتی ہے تو تعظیم و احترام میں والد کے حق کی رعایت کرے اور خدمت میں والدہ کے حق کی۔ علامہ خیاطی نے فرمایا ہمارے امام فرماتے ہیں کہ احترام میں باپ مقدم ہے اور خدمت میں والدہ مقدم ہوگی۔ حتیٰ کہ اگر گھر میں دونوں اس کے پاس آئے ہیں تو باپ کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو اور اگر دونوں نے اس سے پانی مانگا اور کسی نے اس کے ہاتھ سے پانی نہیں پکڑا تو پہلے والدہ کو پیش کرے۔ اسی طرح قنیہ میں ہے۔ ۱۲ شرف لاہوری۔

مسئلہ: ۱۴ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

ماقولکم رحمکم اللّٰہ تعالیٰ اندریں مسئلہ کہ بعد فوت ہو جانے والدین کے اولاد پر کیا حق والدین کا رہتا ہے۔؟ بینوا بالکتاب توجروا بالثواب۔

الجواب

(۱) سب سے پہلا حق تو بعد موت اُن کے جنازے کی تجہیز، غسل، کفن، نماز، دفن ہے۔ اور ان کاموں میں ایسے سنن و مستحبات کی رعایت جس سے اُن کے لیے ہر خوبی و برکت و رحمت و وسعت کی اُمید ہے۔

(۲) ان کے لیے دعا و استغفار ہمیشہ کرتے رہنا۔ اس سے کبھی غفلت نہ کرنا۔

(۳) صدقہ و خیرات و اعمال صالحات کا ثواب انھیں پہنچاتے رہنا، حسب طاقت اس میں کمی نہ کرنا، اپنی نماز کے ساتھ اُن کے لیے بھی نماز پڑھنا، اپنے روزوں کے ساتھ ان کے واسطے بھی روزے رکھنا بلکہ جو نیک کام کرے سب کا ثواب انھیں اور سب مسلمانوں کو بخش دینا کہ اُن سب کو ثواب پہنچ جائے گا اور اس کے ثواب میں کمی نہ ہوگی بلکہ بہت ترقیاں پائے گا۔

رہی اُن پر کوئی قرض کسی کا ہو تو اُس کے ادا میں حد درجہ کی جلدی و کوشش کرنا اور اپنے مال سے ان کا قرض ادا ہونے

کو دونوں جہان کی سعادت سمجھنا۔ آپ قدرت نہ ہو تو اور عزیزوں قریبوں پھر باقی اہلِ خیر سے اس کے ادا میں امداد لینا۔

(۵) اُن پر کوئی قرض رہ گیا ہو تو بقدر قدرت اُس کے ادا میں سعی بجا لانا۔ حج نہ کیا ہو تو خود ان کی طرف سے حج کرنا یا حج بدل کرانا۔ زکوٰۃ یا عشر کا مطالبہ ان پر رہا ہو تو اسے ادا کرنا۔ نماز یا روزہ باقی ہو تو اس کا کفارہ دینا، وعلیٰ ہٰذا القیاس ہر طرح ان کی براءت ذمّہ میں جدّوجہد کرنا۔

(۶) اُنھوں نے جو وصیّت جائزہ شرعیہ کی ہو حتی الامکان اُس کے نفاذ میں سعی کرنا، اگرچہ شرعاً اپنے اوپر لازم نہ ہو، اگرچہ اپنے نفس پر بار ہو۔ مثلاً وہ نصف جائداد کی وصیّت اپنے کسی عزیز غیر وارث یا اجنبی محض کے لیے کر گئے تو شرعاً تہائی مال سے زیادہ بے اجازتِ ورثا ان نافذ نہیں۔ مگر اولاد کو مناسب ہے کہ ان کی وصیّت مانیں اور ان کی خوشی پوری کرنے کو اپنی خواہش پر مقدم جانیں۔

(۷) اُن کی قسم بعدِ مرگ بھی سچی ہی رکھنا۔ مثلاً ماں یا باپ نے قسم کھائی تھی کہ میرا بیٹا فلاں جگہ نہ جائے گا، یا فلاں سے نہ ملے گا، یا فلاں کام کرے گا، تو ان کے بعد یہ خیال نہ

کرنا کہ اب تو وہ ہیں نہیں، ان کی قسم کا خیال نہیں بلکہ اس کا ویسا ہی پابند رہنا جیسا ان کی حیات میں رہتا جب تک کوئی حرج شرعی مانع نہ ہو۔ اور کچھ قسم ہی پر موقوف نہیں۔ ہر طرح کے اُمورِ جائزہ میں بعد مرگ بھی ان کی مرضی کا پابند رہنا۔

(۸) ہر جمعہ کو ان کی زیارتِ قبر کے لیے جانا، وہاں قرآنِ شریف ایسی آواز سے کہ وہ سنیں پڑھنا اور اس کا ثواب انِ کی روح کو پہنچانا۔ راہ میں جب کبھی اُن کی قبر آئے بے سلام و فاتحہ نہ گزرنا۔

(۹) اُن کے رشتہ داروں کے ساتھ عمر بھر نیک سلوک کیے جانا۔

(۱۰) اُن کے دوستوں سے دوستی نباہنا، ہمیشہ اُن کا اعزاز و اکرام قائم رکھنا۔

(۱۱) کبھی کسی کے ماں باپ کو بُرا کہہ کر جواب میں اُنھیں بُرا نہ کہلوانا۔

(۱۲) اور سب میں سخت تر دعام تر و مدام تر یہ حق ہے کہ کبھی کوئی گناہ کر کے انھیں قبر میں رنج نہ پہنچانا۔ اس کے سب اعمال کی ماں باپ کو خبر پہنچتی ہے۔ نیکیاں دیکھتے ہیں تو

خوش ہوتے ہیں اور اُن کا چہرہ فرحت سے دمکنے لگتا ہے
اور گناہ دیکھتے ہیں تو رنجیدہ ہوتے ہیں، اُن کے قلب پر
صدمہ پہنچتا ہے۔ ماں باپ کا یہ حق نہیں کہ قبر میں بھی
انھیں رنج دیا جائے۔
اللہ غفور رحیم، عزیز کریم جل جلالہٗ صدقہ اپنے حبیب رؤف
ورحیم علیہ و علیٰ آلہٖ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا ہم سب مسلمانوں
کو نیکیوں کی توفیق دے، گناہوں سے بچائے۔ ہمارے
اکابر کی قبروں میں ہمیشہ نور و سرور پہنچائے کہ وہ قادر ہے اور
ہم عاجز۔ وہ غنی ہے اور ہم محتاج۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل ونعم المولیٰ ونعم
النصیر۔ ولا حول ولا قوۃ الّا باللہ العلی
العظیم۔ وصلّی اللہ تعالیٰ علی الشفیع
الرفیع الغفور الکریم الرؤف الرحیم
سیّدنا محمّد و اٰلہ وصحبہ اجمعین۔ اٰمین
والحمد للہ ربّ العالمین

اب وہ حدیثیں جن سے فقیر نے یہ حق استخراج کئے ان میں
سے بعض بقدرِ کفایت ذکر کروں۔

حدیث ۱ :-

کہ ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمتِ اقدس حضور پُرنور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! ماں باپ کے انتقال کے بعد بھی کوئی طریقہ ان کے ساتھ نکوئی کا باقی ہے جسے میں بجا لاؤں -؟ فرمایا -

نعم اربعة : الصلاة علیهما والاستغفار لهما وانفاذ عهدهما من بعدهما واکرام صدیقهما وصلة الرحم التی لا رحم لك الا من قبلهما فهذا الذی بقی من برهما بعد موتهما

ہاں، چار باتیں ہیں - ان پر نماز اور ان کے لیے دُعائے مغفرت اور ان کی وصیت نافذ کرنا اور ان کے دوستوں کی بزرگداشت اور جو رشتہ صرف انہی کی جانب سے ہو، نیک برتاؤ سے اس کا قائم رکھنا - یہ وہ نیکوئی ہے کہ ان کی موت کے بعد ان کے ساتھ کرنی باقی ہے -

رواہ ابن النجار عن ابی اسید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع القصہ - ورواہ البیهقی فی سننه عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یبقی للولد من برالوالد

الاربع، الصلوٰۃ علیہ والدعاء لہ والنفاذ عہدہ من بعدہ وصلۃ رحمہ واکرام صدیقہ

حدیث ۲

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

استغفار الولد لابیہ بعد الموت من البر	ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک سے یہ بات ہے کہ اولاد ان کے بعد ان کے لیے دُعائے مغفرت کرے۔

رواہ ابن النجار عن ابی اسید مالک بن زدارۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۳

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اذا ترک العبد الدعاء للوالدین فانہ ینقطع عنہ الرزق	آدمی جب ماں باپ کے لیے دُعا چھوڑ دیتا ہے اُس کا رزق قطع ہو جاتا ہے

رواہ الطبرانی فی التاریخ والدیلمی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۴ و ۵

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اذا تصدق احد کم	جب تم میں کوئی شخص کچھ نفل
بصدقۃ تطوعا فلیجعلھا	خیرات کرے تو چاہیئے کہ اسے
عن ابویہ فیکون لھما	ماں باپ کی طرف سے کرے
اجرھا ولا ینقص من	کہ اس کا ثواب انہیں ملے گا
اجرھا شیئا	اُس کے ثواب سے کچھ نہ گھٹے گا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسطہ وابن عساکر عن عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ونحوہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن معاویۃ بن حیدۃ القشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۶۔

کہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں اپنے باپ کی زندگی میں ان کے ساتھ نیک سلوک کرتا تھا۔ اب وہ مر گئے ہیں۔ ان کے ساتھ نیک سلوک کی کیا راہ ہے۔؟

فرمایا۔

ان من البر بعد الموت	بعد مرگ نیک سلوک یہ ہے کہ تو
ان تصلی لھما مع صلوتک	اپنی نماز کے ساتھ ان کے لیے
وتصوم لھما مع صیامک	نماز پڑھے اور اپنے روزوں کے

رواہ دارقطنی ساتھ اُن کے لیے روزے رکھے۔

یعنی جب اپنے ثواب ملنے کے لیے کچھ نفل نماز پڑھے یا روزے رکھے تو کچھ نفل نماز روزے ان کی طرف سے انہیں ثواب پہنچنے کو بھی بجالا۔ یا نماز روزہ جو عمل نیک کرے ساتھ ہی انہیں ثواب پہنچنے کی بھی نیت کرلے کہ انھیں بھی ملے گا اور تیرا بھی کم نہ ہوگا۔

کمامر ولفظ مع یحتمل الوجھین بل ھذا الصق بالمیتہ محیط۔

پھر تاتارخانیہ پھر ردالمحتار میں ہے۔

الافضل لمن یتصدق نفلا ان ینوی لجمیع المومنین والمؤمنات لانہا تصل الیھم ولا ینقص من اجرہ شئ

حدیث ۷:

کہ فرماتے ہیں صلّی اللہ علیہ وسلّم

من حج عن والدیہ اوقضیٰ عنھما مغرما بعثہ اللہ یوم القیمۃ مع الابرار

جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے یا اُن کا قرض ادا کرے روزِ قیامت نیکوں کے ساتھ اُٹھے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والدارقطنی فی السنن

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ٨ :

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر اسی ہزار قرض تھے۔ وقتِ وفات اپنے صاحبزادے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بلا کر فرمایا۔

بع فیہا اموال عمر فان وفت والا فسل بنی عدی فان وفت والا فسل قریشا ولا تعد عنہم

میرے دَین میں اوّل میرا مال بیچنا، اگر کافی ہو جاتے فبہا ورنہ میری قوم بنی عدی سے مانگنا اگر یوں بھی پورا نہ ہو تو قریش سے مانگنا اور اُن کے سوا اوروں سے سوال نہ کرنا۔

پھر صاحبزادہ موصوف سے فرمایا۔ اضمنھا "تم میرے قرض کی ضمانت کرلو۔ وہ ضامن ہو گئے اور امیر المومنین کے دفن سے پہلے اکابر انصار و مہاجرین کو گواہ کر لیا کہ وہ اسی ہزار مجھ پر ہیں۔ ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ سارا قرض ادا فرما دیا۔

رواہ ابن سعد فی الطبقات عن عثمان بن عروۃ

حدیث ۹

قبیلہ جہنیہ سے ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میری ماں نے حج کرنے کی منت مانی تھی وہ ادا نہ کر سکیں اور ان کا انتقال ہو گیا۔ کیا میں اُن کی طرف سے حج کر لوں۔؟

فرمایا۔

نعم حجی عنہا ارأیت لو کان علیٰ امک دین اکنت قاضیۃ اقضوا اللہ فاللہ احق بالوفاء

ہاں اسکی طرف سے حج کر بھلا تو دیکھ تیری ماں پر کوئی دین ہوتا تو تو ادا کرتی یا نہیں۔ یوں ہی خدا کا دین ادا کرو کہ وہ زیادہ ادا کا حق رکھتا ہے۔ ہاں اس کی طرف سے حج کر بھلا تو دیکھ

رواہ البخاری عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۱۰:

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

اذ حج الرجل عن والدیہ تقبل منہ و منہما و ابتشر بہ اروا حہما فی السماء وکتب عند اللہ

انسان جب اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے، وہ حج اس کی طرف سے اور ان سب کی طرف سے قبول کیا جاتا ہے اور

برا۔ رواہ الدار قطنی عن زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اُن کی روحیں آسمان میں اس سے شاد ہوتی ہیں اور یہ شخص اللہ عزّوجل کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

حدیث ۱۱:

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم۔

من حج عن ابیہ او عن امہ فقد قضی عنہ حجتہ وکان لہ فضل عشر حجج

جو اپنی ماں یا باپ کی طرف سے حج کرے۔ ان کی طرف سے حج ادا ہو جائے اور اسے دس حج کا ثواب زیادہ ملے۔

رواہ الدار قطنی عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حدیث ۱۲:

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

من حج عن والدیہ بعد وفاتہما کتب اللہ اعتقا من النار وکان

جو اپنے والدین کے بعد ان کی طرف سے حج کرے اللہ تعالےٰ اس کے لیے دوزخ سے آزادی

للمحجوج عنهما اجر حجة تامة من غیر ان ینقص من اجورهما شئ۔

لکھے اور اُن دونوں کے واسطے پورے حج کا ثواب ہو جس میں اصلا کمی نہ ہو۔

رواہ الاصبہانی فی الترغیب والبیہقی فی الشعب عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۱۲:

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

من بر قسمهما وقضیٰ دینهما ولم یستسب لهما کتب بارا وان کان عاقا فی حیاته ومن لم یبر قسمهما ویقض دینهما واستسب لهما کتب عاقا وان کان بارا فی حیاته

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عبد الرحمٰن بن سمرة رضی اللہ عنہ

جو شخص اپنے ماں باپ کے بعد اُن کی قسم سچی کرے اور ان کا قرض اتارے اور کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر انہیں برا نہ کہلوائے وہ والدین کے ساتھ نکوکار لکھا جائے اگرچہ ان کی زندگی میں نافرمان تھا اور جو ان کی قسم پوری نہ کرے اور ان کا قرض نہ اتارے اور ان کے والدین کو بُرا کہہ کر انہیں برا کہلواتے وہ عاق لکھا جائے اگرچہ ان کی حیات میں نکوکار تھا۔

حدیث ۱۴:

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالے علیہ وسلم

من زار قبر ابویہ او احدھما فی کل یوم جمعۃ مرۃ غفر اللہ لہ وکتب برا۔ رواہ الامام الترمذی العارف باللہ الحکیم۔

جو اپنے ماں باپ، دونوں یا ایک کی قبر پہ ہر جمعہ کے دن زیارت کو حاضر ہو اللہ تعالے اس کے گناہ بخش دے اور ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے۔

فی نوادر الاصول عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۱۵:

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

من زار قبر والدیہ اواحدھما یوم الجمعۃ فقرء عندہ یٰس غفرلہٗ رواہ ابن عدی عن الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جو شخص روزِ جمعہ اپنے والدین یا ایک کی زیارتِ قبر کرے اور اس کے پاس یٰس پڑھے بخش دیا جائے۔

وفی لفظ من زار قبر

جو ہر جمعہ والدین یا ایک کی زیارت

والدیہ او احدھما فی کل جمعۃ فقرء عندہ یٰسٓ غفر اللہ لہ بعدد کل حرف منھا

قبر کرے وہاں یٰسٓ پڑھے یٰسٓ شریف میں جتنے حرف ہیں ان سب کی گنتی کی برابر اللہ تعالیٰ اس کے لیے مغفرتیں فرمائیں

رواہ ھو والخلیلی وابو شیخ والدیلمی وابن النجار والرافعی وغیرھم عن ام المومنین الصدیقۃ عن ابیھا الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنھما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حدیث ۱۶:

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

من زار قبر ابویہ او احدھما احتسابا کان کعدل حجۃ مبرورۃ ومن کان زوارا لھما زارت الملٰئکۃ قبرہ

جو بہ نیت ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی زیارت کرے حج مقبول کے برابر ثواب پائے اور جو بکثرت ان کی زیارت قبر کیا کرتا ہو، فرشتے اُس کی قبر کی زیارت کو آئیں۔

رواہ الامام الترمذی الحکیم وابن عدی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

امام ابن الجوزی محدث کتاب "عیون الحکایات" میں
بسند خود محمد ابن العباس وراق سے روایت فرماتے ہیں۔
ایک شخص اپنے بیٹے کے ساتھ سفر کو گیا۔ راہ میں باپ کا انتقال
ہوگیا۔ وہ جنگل درختان مقتل یعنی گوگل کے پیڑوں کا تھا۔ ان
کے نیچے دفن کرکے بیٹا جہاں جانا تھا چلا گیا۔ جب پلٹ کر آیا
اُس منزل میں رات کو پہنچا باپ کی قبر پر نہ گیا۔ ناگاہ سنا کہ
کوئی کہنے والا یہ اشعار کہہ رہا ہے ؎

رائتك تطوی الدوم ليلا ولا تری
عليك لاهل الدوم ان تتکلما
وبالدوم ثاو لو ثويت مكانه
ومر باهل الدوم عاد فسلما

میں نے تجھے دیکھا کہ تو رات میں اس جنگل کو
طے کرتا ہے اور وہ جو ان پیڑوں میں ہے اس
سے کلام کرنا اپنے اوپر لازم نہیں جانتا۔ حالانکہ
ان درختوں میں وہ مقیم ہے کہ اگر تو اس کی جگہ
ہوتا اور وہ یہاں گزرتا تو وہ راہ سے پھر کر آتا اور
تیری قبر پر سلام کرتا۔

حدیث ۱۷:

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

من احب ان یصل اباہ	جو چاہے کہ باپ کی قبر میں اس
فی قبرہ فلیصل اخوان	کے ساتھ حسن سلوک کرے
ابیہ من بعدہ۔	وہ باپ کے بعد اس کے عزیزوں
	دوستوں سے نیک برتاؤ رکھا۔

رواہ ابو یعلی و ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حدیث ۱۸:

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

من البر ان تصل	باپ کے ساتھ نیکو کاری سے ہے
صدیق ابیک۔	یہ کہ تو اس کے دوست سے
	اچھا برتاؤ رکھے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۱۹:

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ان ابرار البران یصل	بیشک باپ کے ساتھ نکوکاریوں

الرجل اہل ذی ابیہ — سے بڑھ کر یہ نکوکاری ہے کہ آدمی
بعد ان یولی الاب — باپ کے پیٹھ دینے کے بعد اس کے
دوستوں سے اچھی روش پر رہتا ہے۔

رواہ الائمۃ احمد و البخاری فی ادب المفرد و مسلم فی صحیحہ و ابو داؤد و الترمذی عن ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حدیث ۲۰:

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

احفظ وُدَّ ابیک لا تقطعہ — اپنے باپ کی دوستی نگاہ رکھ اسے
فیطفیٔ اللہ نورک — قطع نہ کرنا کہ اللہ تیرا نور بجھاوے گا۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد و الطبرانی فی الاوسط و البیہقی فی الشعب عن ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حدیث ۲۱:

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

تعرض الاعمال یوم — ہر دو شنبہ و پنجشنبہ کو اللہ عزوجل
الاثنین و الخمیس علی — کے حضور اعمال پیش ہوتے ہیں

اللہ تعالیٰ و تعرض علی الانبیاء	اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ
وعلی الاٰباء والامہات	والسلام اور ماں باپ کے سامنے
یوم الجمعۃ فیفرحون	ہر جمعہ کو۔ وہ نیکیوں پر خوش
بحسناتہم وتزداد وجوھہم	ہوتے ہیں اور ان کے چہروں
بیاضا واشراقا فاتقوا	کی صفائی اور تابش بڑھ جاتی
اللہ ولا توذوا اموا تکم	ہے تو اللہ سے ڈرو اور اپنے
رواہ الامام الحکیم عن	مردوں کو اپنے گناہوں سے رنج
والد عبد العزیز رضی اللہ	نہ پہنچاؤ۔
تعالیٰ عنہ	

بالجملہ والدین کا حق وہ نہیں کہ انسان اُس سے کبھی عہدہ برا ہو وہ اس کے حیات و وجود کے سبب ہیں۔ تو جو کچھ نعمتیں دینی و دُنیوی پائے گا سب اِنھیں کے طفیل میں ہوتیں کہ ہر نعمت وکمال وجود پر موقوف ہے، اور وجود کے سبب وہ ہوئے، تو صرف ماں یا باپ ہونا ہی ایسے عظیم حق کا موجب ہے جس سے بری الذمہ کبھی نہیں ہو سکتا، نہ کہ اس کے ساتھ اس کی پرورش میں ان کی کوششیں، اس کے آرام کے لیے ان کی تکلیفیں، خصوصاً پیٹ میں رکھنے، پیدا ہونے دودھ پلانے میں ماں کی اذیتیں، ان کا شکر کہاں تک ادا ہو سکتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ وہ اس کے لیے اللہ جل وعلا ورسول صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کے سائے اور ان کی ربوبیت و رحمت کے مظہر ہیں۔ ولہذا قرآن عظیم میں جل جلالہ نے اپنے حق کے ساتھ ان کا ذکر فرمایا کہ

اَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ   حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔

حدیث میں ہے، ایک صحابی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ، ایک راہ میں ایسے گرم پتھروں پر کہ اگر گوشت کا ٹکڑا ان پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا، چھ میل تک اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کر کے لے گیا ہوں۔ کیا اب میں اس کے حق سے ادا ہو گیا ہوں۔؟

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لعله ان یکون بطلقة واحدة۔	تیرے پیدا ہونے میں جس قدر دردوں کے جھٹکے اُس نے اُٹھائے ہیں، شاید یہ اُن میں ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔
رواہ الطبرانی فی الاوسط عن بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	

اللہ عزّ وجل عقوق سے بچائے اور ادائے حقوق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ آمین۔ والحمد للہ رب العٰلمین۔

کتبہ:۔ عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ۔ بمحمد ن المصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مسئلہ

از بنگال ضلع کمرلا ہر منڈل مرسلہ مولوی عبد الجبار صاحب ۲۵ ر ربیع الاول شریف ۱۳۲۰ھ - کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کچھ لیاقت رکھنے والا اپنے والدین صالحین کے ساتھ جنگ وجدل و زد وضرب وظلم وستم کرتا ہے اور خود اپنے والدین کو طعنے تشنیع و دشنام کرتا ہے اور لوگوں سے کراتا ہے اور وہ شخص غاصب و کاذب کے ساتھ موصوف ہے - ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا مکروہ - اگر مکروہ ہو تو کون سی قسم کی مکروہ ہے - اور ایسے شخص کے پیچھے جو کوئی بسبب ناواقفی کے نماز پڑھے تو نماز اس کو دوبارہ پڑھنا ہوگی یا نہیں اور ایسے عاق الوالدین کو دعوت کرنا، کروانا، صدقہ وغیرہ دینا دلوانا درست ہے یا نہیں، اور اس کے مکان میں دعوت کھانا کیسا ہے - اور وہ شخص از روئے شرع شریف کے کس تعزیر کا لائق ہے اور اس کی تائید کرنے والے پر از روئے شرع شریف کیا حکم ہے - بادلائل قرآن وحدیث واقوال ائمہ ارشاد فرمایا جائے۔

الجواب

ایسا شخص افسق الفاسقین و اخبث مہین و مستحق غضب شدید رب العلمین و عذاب عظیم نار جحیم ہے - رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا -

الا انبئکم باکبائر الکبائر — کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ سب

الا انبئکم باکبر الکبائر	بکیو گناہوں سے سخت تر گناہ کیا
الا انبئکم باکبر الکبائر	ہے کیا نہ بتاؤں کہ سب کبائر سے
	بدتر کبائر کیا ہے ۔ کیا نہ بتادوں کہ
	سب کبیروں سے شدید تر کیا ہے ۔

صحابہ نے عرض کی ۔ ارشاد ہو ۔ فرمایا ۔

الاشراک باللہ وعقوق	اللہ تعالےٰ کا شریک ٹھہرانا اور
الوالدین الحدیث	ماں باپ کا ستانا ۔

رواہ الشیخان والترمذی عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

ثلثۃ لا یدخلون الجنۃ	تین شخص جنّت میں نہ جائیں گے ماں
العاق لوالدیہ والدیوث	باپ کو ستانے والا اور دیوث اور
والرجلۃ من النساء	مردوں کی وضع بنانے والی عورت ۔

رواہ النسائی والبزار بسندین جیدین والحاکم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

ثلثۃ لا یقبل اللہ عزوجل	تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہ انکے
منہم صرفا ولا عدلا عاق	فرض قبول کرے نہ نفل ۔ ماں باپ کو
ومنان ومکذب بقدر	ایذا دینے والا اور صدقہ دے کر فقیر پہ
رواہ ابن ابی عاصم فی السنۃ	احسان رکھنے والا اور تقدیر کو جھٹلانے

بسند حسن عن ابی امامہ رضی الله عنہ | والا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ عزّوجل فرماتا ہے

ملعون من عق والدیہ ملعون من عق والدیہ ملعون من عق والدیہ ملعون من عق والدیہ

ملعون ہے جو اپنے والدین کو ستائے
ملعون ہے جو اپنے والدین کو ستائے
ملعون ہے جو اپنے والدین کو ستائے

رواہ الطبرانی والحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لعن اللہ من سب والدیہ

اللہ کی لعنت جو اُس پر جو اپنے ماں باپ کو گالی دے۔

رواہ ابن حبان عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث:۔ ایک نوجوان کو نزع کے وقت کلمہ تلقین کیا نہ کہہ سکا، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تشریف لے گئے۔ فرمایا کہہ لا الٰہ الا اللہ۔ کہا مجھ سے نہیں کہا جاتا۔ فرمایا کیوں۔؟ کہا یہ شخص اپنی ماں کو ستاتا تھا۔ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی ماں کو بُلا کر فرمایا۔ یہ تیرا بیٹا ہے۔ عرض کی ہاں۔ فرمایا

ارایت لو اججت نارضخمۃ فقیل لک ان شفعت لہ خلینا والا حرقناہ اکنت تشفعین لہ

۔ بھلا سُن تو اگر ایک عظیم الشان آگ بھڑکائی جائے اور کوئی تجھ سے کہے کہ تو اس کی شفاعت کرے جب تو ہم

چھوڑتے ہیں ورنہ جلادیں گے کیا اُس

وقت تو اس کی شفاعت کرے گی۔

عرض کی۔ یا رسول اللہ جب تو شفاعت کروں گی۔ فرمایا تو اللہ کو اور مجھے گواہ کرلے کہ تو اس سے راضی ہو گئی۔ اُس نے عرض کی الٰہی میں تجھے اور تیرے رسول کو گواہ کرتی ہوں کہ میں اپنے بیٹے سے راضی ہوتی۔ اب سیدِ عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم نے جوان سے فرمایا۔ اے لڑکے کہہ لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ۔ جوان نے کلمہ پڑھا اور انتقال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

الحمدُ للّٰہ الذی انقذہ بی من النار

شکر ہے اس خدا کا جس نے میرے وسیلے سے اس کو دوزخ سے بچالیا۔

رواہ الطبرانی عن عبد اللّٰہ بن ابی اوفی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما

حدیث:۔ عوام بن خوشب رحمتہ اللہ تعالےٰ علیہ کہ اجلہ ائمہ تابعین سے ہیں ۱۴۸ھ میں انتقال کیا فرماتے ہیں میں ایک محلے میں گیا اس کے کنارے پر قبرستان تھا عصر کے وقت ایک قبر شق ہوتی اور اس میں سے ایک آدمی نکلا جس کا سر گدھے کا اور باقی بدن انسان کا۔ اُس نے تین آوازیں گدھے کی طرح کیں پھر قبر بند ہو گئی۔ ایک بڑھیا بیٹھی کات رہی تھی۔ ایک عورت نے مجھ سے کہا کہ بڑی بی کو دیکھتے ہو۔ میں نے کہا اس کا کیا معاملہ ہے۔ کہا یہ قبر والے کی ماں ہے وہ شراب پیتا تھا جب شام کو آتا ماں نصیحت کرتی کہ اے بیٹے خدا سے ڈر کب تک اس ناپاک کو پیئے گا۔ یہ جواب دیتا تو تو گدھے کی طرح چلاتی ہے

یہ شخص عصر کے بعد مرا۔ جب سے ہر روز بعد عصر اس کی قبر شق ہوتی ہے اور یوں تین آوازیں گدھے کی کر کے پھر بند ہو جاتی ہے۔

رواہ الاوہ بہانی وغیرہ

اسی طرح غضب و کذب و سرقہ کی حرمتیں ضروریات دین میں سے ہیں۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز سخت مکروہ ہے۔ مکروہ تحریمی قریب الحرام اور واجب الاعادہ ہے کہ نادانستہ پڑھ لی ہو تو پھیرنا واجب ہے۔ صغیری میں ہے۔

یکرہ تقدیم الفاسق کراہتہ تحریم۔	فاسق کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے۔

غنیہ میں ہے۔

وقد موا فاسقا یاثمون بناء علی ان کراھتہ تقدیمہ کراھتہ تحریمۃ۔	فاسق کو امام بنانے والے گناہگار ہوں گے۔ کیونکہ اسے امام بنانا مکروہ تحریمی ہے۔

درمختار میں ہے۔

کل صلوٰۃ ادیت مع کراھتہ التحریم واجب اعادتہا۔	ہر وہ نماز جو کراہت تحریمیہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو اس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

ایسے اشد فاسق فاجر سے شرعاً بغض رکھنے کا حکم ہے اور جس بات اس کا اعزاز و اکرام نکلے بے ضرورت و مجبوری ناجائز ہے اور ممنوع ہے

تبیین الحقائق و مراقی الفلاح و فتح اللہ المعین و حاشیہ در مختار للعلامۃ الطحطاوی وغیرہا میں ہے۔

لما سق وجب علیھم اھانتہ شرعاً	شرعی طور پر فاسق کی توہین واجب ہے۔

اس کی دعوت کرنا کرانا اس کے ہاں دعوت کھانا کچھ نہ چاہیئے۔

سنن ابی داؤد و جامع ترمذی میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی نھتھم علماؤ ھم فلم ینتھوا فجالسوھم فی مجالسھم وآکلوھم وشاربوھم فضرب اللہ قلوب بعضھم ببعض فلعنھم علی لسان داؤد و عیسی بن مریم ذلك بما عصوا وکانوا یعتدون	جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑے۔ اُن کے علماء نے منع کیا وہ باز نہ آئے۔ یہ علماء ان کے پاس ان کے جلسوں میں بیٹھے ان کے ساتھ کھانا کھایا، پانی پیا تو اللہ تعالیٰ نے ان مجرموں کے دلوں کا اثر ان پاس بیٹھنے والوں پر بھی ڈالا کہ سب ایک سے ہو گئے۔ پھر ان سب پر داؤد وعیسیٰ بن مریم علیہم الصلاۃ والسلام

کی زبان سے لعنت فرمائی۔ یہ بدلہ تھا ان کے گناہوں اور حد سے بڑھنے کا۔

رواہ الشیخان عن ابی ھریرۃ وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو عن سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔

صحیح حدیث میں ہے کہ کتّے کو پانی پلانا بھی ثواب ہے

حتی غفر اللہ تعالیٰ بہ البغی کما فی الصحاح واللہ تعالیٰ اعلم

وہ سخت سے سخت تعزیر کے قابل ہے۔ جس کی مقدار حاکم شرع کی رائے پر سُپرد ہے۔ اگر سرقہ شہادتِ شرعیہ سے ثابت ہو جائے تو حاکمِ شرع اس کا ہاتھ کلائی سے کاٹ دے گا۔ اس کی تائید کرنے والے سب سخت گناہ گار ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ یعنی گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔

ابھی حدیث سے سن چکے کہ پاس بیٹھنے، ساتھ کھانے والوں پر لعنت اُتری۔ پھر تائید کرنے کرانے والوں پر کیا حال ہوگا اللہ عزّوجل پناہ دے اور مسلمانوں کو توفیقِ توبہ بخشے۔ آمین۔

رہا صدقہ دینا دلانا۔ اگر اسے محتاج ضرورت مند زنگا بھوکا دیکھیں تو حرج نہیں۔ جب کہ گناہوں میں اس کی تائید واعانت کی نیّت نہ ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

فی کل ذات کبد حراجر | ہر گرم جگر والی میں ثواب ہے۔

حُقُوقُ الاَوْلادُ

تاریخی نام

مشعلۃ الارشاد الیٰ حُقوق الاولاد

مسئلہ:

ازسوروں ضلع ایٹہ محلہ ملک زادگان مرسلہ مرزا حامد حسین صاحب۔

۷ رجمادی الاوّل ۱۳۱۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اِن مسائل میں کہ باپ پر بیٹے کا کِس قدر حق ہے۔ اگر ہے۔ اور وہ ادا نہ کرے تو اس کے واسطے حکم شرعی کیا ہے؟ مفصّل طور پر ارقام فرمائیے۔ بینوا وتوجروا۔
(بیان فرما کر ثواب دارین حاصل کریں)

الجواب:

اللہ عزّوجل نے اگرچہ والد کا حق ولد پر نہایت اعظم

بنایا ہے۔ یہاں تک کہ اپنے حق کے برابر اُس کا ذکر فرمایا کہ

اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ حق مان میرا۔ اور اپنے

ماں باپ کا۔

مگر ولد کا حق بھی والد پر عظیم رکھا ہے کہ ولد مطلق اسلام پھر خصوص جوار پھر خصوص عیال۔ ان سب حقوق کا جامع ہو کر سب سے زیادہ خصوصیت خاصہ رکھتا ہے اور جس قدر خصوص بڑھتا جاتا ہے۔ حق اَشد و آکد ہوتا جاتا ہے۔ عُلمائے کرام نے اپنے کتبِ جلیلہ مثل احیاء العلوم وعین العلم ومدخل وکیمیائے سعادت وذخیرۃ الملوک وغیرہا میں حقوق ولد سے نہایت مختصر طور پر کچھ تعرّض فرمایا۔ مگر مگر میں صرف احادیثِ مرفوعہ میں حضورِ پُر نور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی طرف توجہ کرتا ہوں۔ فضل الٰہی جل وعلا سے امید کہ فقیر کا یہ چند حرفی تحریر ایسی نافع۔ جامع واقع ہو کہ اس کی نظیر کتبِ مطوّلہ میں نہ ملے۔ اس بارے میں جس قدر حدیثیں بحمد اللہ تعالےٰ اس وقت میرے حافظہ و نظر میں ہے انھیں بالتفصیل معہ تخریجات لکھے۔ تو ایک رسالہ ہوتا ہے اور غرض صرف افادۂ احکام لہٰذا سر دست فقط وہ حقوق کہ یہ حدیثیں ارشاد فرما رہی ہیں۔ کمال تلخیص واختصار کے ساتھ شمار کروں۔ وباللہ توفیق

۱۔ سب سے پہلا حق وجود اولاد سے بھی پہلے یہ ہے کہ

آدمی اپنا نکاح کسی رذیل کم قوم سے نہ کرے کہ بُری رگ
ضرور رنگ لاتی ہے۔

۲۔ دیندار لوگوں میں شادی کرے کہ بچہ پر ناناماموں کی عادات و
افعال کا بھی اثر پڑتا ہے۔

۳۔ زنگیوں۔ حبشیوں میں قرابت نہ کرے کہ ماں کا سیاہ رنگ بچہ
کو بدنما نہ کردے۔

۴۔ جماع کی ابتداء بسم اللہ سے کرے ورنہ بچہ میں شیطان شریک
ہو جاتا ہے۔

۵۔ اُس وقت شرمگاہ پر نظر نہ کرے کہ بچے کے اندھے ہونے
کا اندیشہ ہے۔

۶۔ زیادہ باتیں نہ کرے کہ گونگے یا توتلے ہونے کا خطرہ ہے۔

۷۔ مرد و زن کپڑا اوڑھ لیں۔ جانوروں کی طرح برہنہ نہ ہوں کہ بچہ
کے بے حیا ہونے کا خدشہ ہے۔

۸۔ جب پیدا ہو۔ فوراً سیدھے (دائیں) کان میں اذان اور
بائیں میں تکبیر کہے کہ خلل شیطان و اُم الصبیان
سے بچے۔

۹۔ چھوہارہ وغیرہ کوئی میٹھی چیز چبا کر بچے کے منہ میں ڈالے
کہ حلاوت اخلاق کی فال حسن ہے۔

۱۰۔ ساتویں اور اگر نہ ہو سکے تو چودھویں ورنہ اکیسویں دن عقیقہ کرے۔ دُختر کے لیے ایک بکری۔ پسر کے لیے دو بکرے کہ اس میں بچہ کا گویا رہن سے چھڑانا ہے۔

۱۱۔ ایک ران دائی کو دے کہ بچے کی طرف سے شکرانہ ہے

۱۲۔ سر کے بال اُتروائے۔

۱۳۔ بالوں کے برابر چاندی تول کر خیرات کرے۔

۱۴۔ سر پر زعفران لگائے

۱۵۔ بچہ کا نام رکھے۔ یہاں تک کہ کچے بچے کا بھی جو کم دِنوں کا گر جائے۔ ورنہ اللہ عزوجل کے یہاں شاکی ہوگا۔

۱۶۔ بُرا نام نہ رکھے کہ فالِ بد ہے۔

۱۷۔ عبداللہ۔ عبدالرحمٰن۔ احمد۔ حامد وغیرہا عبادت و حمد کے نام۔ یا انبیاء اولیاء۔ یا اپنے بزرگوں میں جو نیک لوگ گزرے ہوں۔ اُن کے نام پر نام رکھے کہ موجب برکت ہے۔ خصوصاً نام پاک محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کہ اس مبارک نام کی بے پایاں برکت بچہ کی دُنیا آخرت میں کام آتی ہے۔

۱۸۔ جب محمد نام رکھے۔ تو اس کی تعظیم وتکریم کرے۔

۱۹۔ مجلس میں اُس کے لیے جگہ چھوڑے۔

۲۰۔ مارنے۔ بُرا کہنے میں احتیاط رکھے۔

۲۱۔ جو مانگے۔ بروجہ مناسب دے۔

۲۲۔ پیار میں چھوٹے لقب پر بے قدر نام نہ رکھئے کہ پڑا ہوا نام پھر مشکل سے چھوٹتا ہے۔

۲۳۔ ماں خواہ نیک دایہ نمازی صالحہ۔ شریف القوم سے دو سال تک بچّے کو دودھ پلوائے۔

۲۴۔ رذیل یا بدافعال عورت کے دودھ سے بچائے، کیونکہ دودھ طبعیت کو بدل دیتا ہے۔

۲۵۔ بچّوں کا نفقہ اُس کی حاجت کے سب سامان مہیّا کرنا خود واجب ہے جن میں حضانت بھی داخل یعنی دایہ وغیرہ سے پرورش کرنا اور دودھ پلوانا وغیرہ

۲۶۔ اپنے حوائج واداے واجبات شریعت سے جو کچھ بچے اُس میں عزیزوں، غریبوں، محتاجوں کو شامل کرے سب سے پہلا حق عیال واطفال کا ہے جو اُن سے بچے وہ اوروں کو پہنچے۔

۲۷۔ بچّہ کو پاک کمائی سے پاک روزی دے کہ ناپاک مال ناپاک ہی عادتیں لاتا ہے۔

۲۸۔ اولاد کے ساتھ تنہا خوری نہ برتے۔ بلکہ اپنی خواہش کو ان

کی خواہش کا تابع رکھے۔ جس اچھی چیز کو اُن کا جی چاہے
انھیں دے۔ ان کی طفیل میں آپ بھی کھائے۔ زیادہ نہ ہو تو
انھیں کو کھلائے۔

۲۹۔ خدا تعالےٰ کی ان امانتوں کے ساتھ مہر و لطف کا برتاؤ رکھے
انھیں پیار کرے۔ بدن سے لپٹائے۔ کندھے پر چڑھائے
ان سے ہنسنے کھیلنے اور بہلنے کی باتیں کرے۔

۳۰۔ اُن کی دلجوئی۔ دلداری۔ رعایت۔ محافظت۔ ہر وقت حتّٰی کہ
نماز و خطبہ میں بھی ملحوظ رکھے۔

۳۱۔ نیا میوہ۔ نیا پھل پہلے انھیں کو دے کہ وہ بھی تازے پھل ہیں
نئے کو نیا مناسب ہے۔

۳۲۔ کبھی کبھی حسبِ مقدور انھیں شیرینی وغیرہ کھانے۔ پہننے۔
کھیلنے کی اچھی چیز کہ شرعاً جائز ہو دیتا رہے۔

۳۳۔ بہلانے کے لیے جھوٹا وعدہ نہ کرے۔ بلکہ بچّہ سے وعدہ بھی وہی
جائز ہے جس کے پورا کرنے کا قصد رکھتا ہے۔

۳۴۔ اپنے چند بچّے ہوں تو جو چیز دے۔ سب کو برابر یکساں دے
ایک کو دوسرے بے فضیلتِ دینی ترجیح نہ دے۔

۳۵۔ سفر سے آئے تو اُن کے لیے کچھ نہ کچھ تحفہ ضرور لائے

۳۶۔ بیمار ہوں تو علاج کرے۔

۳۷۔ حتی الامکان سخت و موذی علاج سے بچائے۔

۳۸۔ زبان کھلتے ہی اللہ اللہ پھر لا الٰہ اِلاّ اللہ ۔ پھر پورا کلمہ سکھائے۔

۳۹۔ جب تمیز آئے تو ادب سکھائے ۔ کھانے پینے ہنسنے، بولنے، اُٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، حیا، لحاظ، بزرگوں کی تعظیم ۔ ماں باپ

۴۰۔ استاد اور دُختر کو شوہر کی اطاعت کے طریقے اور آداب بتائے۔ قرآن مجید پڑھائے۔

۴۱۔ اُستاد نیک، صالح، متقی، صحیح العقیدہ، سن رسیدہ کے سپرد کرے اور دُختر کو نیک پارسا عورت سے پڑھوائے۔

۴۲۔ بعد ختم قرآن ہمیشہ تلاوت کی تاکید رکھے۔

۴۳۔ عقائد اسلام و سنّت سکھائے کہ لوحِ سادہ فطرتِ اسلامی و قبولِ حق پر مخلوق ہے ۔ اُس وقت کا بتایا پتھر کی لکیر ہے۔

۴۴۔ حضورِ اقدس رحمتِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی محبت و تعظیم اُن کے دل میں ڈالے کہ اصلِ ایمان وعینِ ایمان ہے ۔

۴۵۔ حضور پُر نور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آل و اصحاب و اولیاء و علماء کی محبّت و عظمت تعلیم کرے کہ اصل سنّت و زیورِ ایمان باعثِ بقائے ایمان ہے

۴۶۔ سات برس کی عمر سے نماز کی زبانی تاکید شروع کر دے۔

۴۷۔ علم دین خصوصاً وضو، غسل و نماز و روزہ کے مسائل ۔ توکل

قناعت، زُہد، اخلاص، تواضع، امانت، صدق، عدل، حیا، سلامت، صدر و لسان وغیرہ خوبیوں کے فضائل، حرص و طمع، حُبِّ دُنیا، حُبِّ جاہ، رِیا، عُجب، تکبّر، خیانت، کذب، ظلم، فحش، غیبت، حسد، کینہ، وغیرہا بُرائیوں کے رذائل پڑھائے۔

۴۸۔ پڑھانے سکھانے میں رفق و نرمی ملحوظ رکھے۔

۴۹۔ موقع پر چشم نمائی، تنبیہ، تہدید کرے مگر کوسنا نہ دے کہ اس کا کوسنا ان کے لیے سببِ اصلاح نہ ہو گا بلکہ اور زیادہ فساد کا اندیشہ ہے

۵۰۔ مارے تو منہ پر نہ مارے۔

۵۱۔ اکثر اوقات تہدید و تخویف پر قانع رہے۔ کوڑا قمچی اس کے پیش رکھے کہ دل میں رُعب رہے۔

۵۲۔ زمانۂ تعلیم میں ایک وقت کھیلنے کا بھی دے کہ طبعیت پر نشاط باقی رہے۔

۵۳۔ مگر زنہار زنہار بُری صحبت میں نہ بیٹھنے دے کہ یارِ بد مارِ بد سے بدتر ہے۔

۵۴۔ نہ ہرگز بہار دانش، مینا بازار، مثنوئ غنیمت وغیرہا کتب عشقیہ و غزلیاتِ فسقیہ دیکھنے دے کہ نرم لکڑی جدھر جھکائے جھک

جاتی ہے۔

صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ لڑکیوں کو سورۂ یوسف کا ترجمہ نہ پڑھایا جائے کہ اس میں مکرِ زناں کا ذکر ہے۔ پھر بچوں کو خرافات شاعرانہ میں ڈالنا کب بجا ہو سکتا ہے۔

۵۵۔ جب بچہ دس برس کا ہو، نماز مار مار کر پڑھائے۔

۵۶۔ اس عمر سے اپنے خواہ کسی کے ساتھ نہ سلائے۔ جُدا بچھونے جدا پلنگ پر اپنے پاس رکھے۔

۵۷۔ جب جوان ہو شادی کر دے۔ شادی میں وہی رعایت قوم و دین سیرت و صورت ملحوظ رکھے۔

۵۸۔ اب جو ایسا کام کہنا ہو جس میں نافرمانیوں کا احتمال ہو اسے امر و حکم کے صیغے سے نہ کہے بلکہ برفق و نرمی بطورِ مشورہ کہے کہ وہ بلائے عقوق میں نہ پڑے۔

۵۹۔ اُسے میراث سے محروم نہ کرے۔ جیسے بعض لوگ اپنے کسی وارث کو نہ پہنچنے کی غرض سے کل جائداد دوسرے وارث یا کسی غیر کے نام لکھ دیتے ہیں۔

۶۰۔ اپنے بعدِ مرگ بھی اُن کی فکر رکھے۔ یعنی کم سے کم دو تہائی ترکہ چھوڑ جائے۔ ثلث سے زیادہ خراب نہ کرے۔

مذکورہ بالا ساٹھ حقوق تو پسر و دُختر سب کے لیے ہیں۔ بلکہ

دو حق، خیر میں سب وارث شریک ہیں۔

اور خاص پسر کے حقوق سے۔

۶۱۔ لکھنا سکھائے۔

۶۲۔ پیرنا سکھائے

۶۳۔ سپہ گری سکھائے

۶۴۔ سورۂ مائدہ کی تعلیم دے

۶۵۔ اعلان کے ساتھ اُس کا ختنہ کرے۔

اور خاص دُختر کے حقوق سے یہ ہے کہ۔

۶۶۔ دُختر کے پیدا ہونے پر ناخوشی نہ کرے بلکہ نعمتِ الٰہیہ جانے۔

۶۷۔ سینا، پرونا، کاتنا، کھانا پکانا سکھائے۔

۶۸۔ سورۂ نور کی تعلیم دے۔

۶۹۔ لکھنا ہرگز نہ سکھائے کہ احتمالِ فتنہ ہے۔

۷۰۔ بیٹیوں سے زیادہ دلجوئی اور خاطرداری رکھے کہ اُن کا دل بہت تھوڑا ہے۔

۷۱۔ دینے میں انھیں اور بیٹوں کو کانٹے کے تول برابر رکھے۔

۷۲۔ جو چیز دے پہلے انھیں دے کر بیٹوں کو دے۔

۷۳۔ نو برس کی عمر سے نہ اپنے پاس سلائے۔ نہ بھائی وغیرہ کے پاس سونے دے۔ اس عمر سے خاص نگہداشت شروع کرے۔

۷۴۔ شادی ۔ برات میں جہاں گانا۔ ناچ ہو۔ ہرگز ہرگز نہ جانے دے۔ اگرچہ خاص اپنے بھائی کے یہاں ہو۔ کیونکہ گانا سخت سنگین جادو ہے اور اِن نازک شیشوں کو تھوڑی ٹھیس بھی بہت ہے۔

۷۵۔ دختروں کو بیگانوں کے گھروں میں جانے کی مطلقاً بندش کرے۔ بلکہ اپنے گھروں کو ان پر زندان کرے۔

۷۶۔ بالاخانوں پر نہ رہنے دے۔

۷۷۔ اپنے گھروں میں انہیں لباس و زیور سے آراستہ کرے۔ کہ پیام رغبت کے ساتھ آئیں۔

۷۸۔ جب کفو ملے تو نکاح میں دیر نہ کرے۔

۷۹۔ حتی الامکان بارہ برس کی عمر میں بیاہ دے۔

۸۰۔ زنہار۔ زنہار کسی فاسق، فاجر، خصوصاً بد مذہب کے نکاح میں نہ دے۔

مذکورہ بالا اسی حق ہیں کہ اس وقت کی نظر میں احادیث مرفوعہ سے خیال میں آئے۔ ان میں اکثر تو مستحبات سے ہیں۔ جن کے ترک پر اصلاً مواخذہ نہیں۔ اور بعض پر آخرت میں مطالبہ ہو مگر دنیا میں بیٹے کے لیے باپ پر گرفت و جبر نہیں۔ نہ بیٹے کو جائز کہ باپ سے جدال و نزاع کرے۔ سوا چند حقوق کہ ان میں جبر حاکم و چارہ جوئی

اور اعتراض کو دخل ہے۔

اوّل نفقہ کہ باپ پر واجب ہو اور وہ نہ دے تو حاکم جبراً مقرر کرے گا۔ نہ مانے تو قید کیا جائے گا۔ حالانکہ فروع کے۔ اور کسی دین میں اصول یعنی والدین محبوس نہیں ہوتے۔ فِی رَدِّ الْمُخْتَارِ عَنِ الذَّخِیْرَۃِ لَا یُحْبَسُ وَالِدٌ وَاِنْ عَلَا فِیْ دَیْنِ وَلَدِہٖ وَاِنْ سَفَلَ اِلَّا فِی النَّفَقَۃِ لِاَنَّ فِیْہِ اِتْلَافُ الصَّغِیْرِ۔

دوم۔ رضاعت کہ ماں کے دودھ نہ ہو تو دائی رکھنا۔ بے تنخواہ نہ ملے تو تنخواہ دینا واجب ہے۔ اگر تنخواہ نہ دے تو جبراً لی جائے گی جب بچّہ کا اپنا مال نہ ہو۔ یوُنہیں ماں بعد طلاق و مرور عدّت بے تنخواہ دودھ نہ پلائے۔ تو اُسے بھی تنخواہ دی جائے گی۔ کَمَا فِی الْفَتْحِ وَرَدِّ الْمُخْتَارِ وَغَیْرِہِمَا

سوم۔ حضانت کہ لڑکا سات برس اور لڑکی نو برس کی عمر تک جن عورتوں مثلاً ماں، نانی، دادی، بہن، خالہ، پھوپھی کے پاس رکھے جائیں گے۔ اگر ان میں کوئی بے تنخواہ نہ مانے اور بچّہ فقیر اور باپ غنی ہے تو جبراً تنخواہ دلائی جائے گی۔ کَمَا اَوْضَحَہٗ فِیْ رَدِّ الْمُخْتَارِ۔

چہارم۔ بعد انتہائے حضانت بچّہ کو اپنے حفظ و صیانت میں لینا باپ پر واجب ہے۔ اگر باپ بیٹے کو اپنی حفاظت میں نہ

دے گا تو حاکم جبر کرے گا۔ کَمَا فِی رَدِّ الْمُخْتَارِ عَنْ شَرْحِ الْمَجْمَعِ۔

پنجم: اُن کے لیے ترکہ باقی رکھنا کہ بعد تعلق حق ورثہ یعنی بحالتِ مرض الموت مورث اس پر مجبور ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ ثلث سے زائد میں اُس کی وصیت بے اجازت ورثہ نافذ نہیں۔

ششم: اپنے نابالغ بچے پسر خواہ دُختر کو غیر کفو سے یا مہر مثل میں غبن فاحش کے ساتھ بیاہ دینا۔ مثلاً دختر کا مہر مثل ہزار ہے۔ یا سو پر نکاح کر دینا۔ یا دُختر کا کسی ایسے شخص سے جو مذہب یا نسب یا پیشہ یا افعال یا مال میں وہ نقص رکھتا ہو جس کے باعث اُس سے نکاح موجب عار ہو۔ ایک بار تو ایسا نکاح باپ کا کیا ہوا نافذ ہوتا ہے جبکہ نشہ میں نہ ہو۔ مگر دوبارہ اپنی کسی نابالغ کا ایسا نکاح کرے گا تو اصلاً صحیح نہ ہوگا۔ کَمَا حَقَّقْنَا فِی النِّکَاحِ۔

ہفتم: ختنہ میں ایک صورت جبر کی ہے کہ اگر کسی شہر کے لوگ چھوڑ دیں۔ سلطانِ اسلام انھیں مجبور کرے گا۔ نہ مانیں گے تو ان پر جہاد فرمائے گا۔ کَمَا فِی الدُّرِّ الْمُخْتَارِ۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

کتبہ:- عبدہ المذنب الفقیر احمد رضا بریلوی عفی عنہ،
بحمد ؐ النبی الامی المصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

برائے ایصال ثواب

مرحوم ابا عمر پوٹھیا والا

مرحومہ عائشہ حاجیانی زوجہ ابا عمر پوٹھیا والا

اور تمام امت محمدیہ

صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ و سلم

بتاون

الیاس ابا عمر پوٹھیا والا